



شمارہ نمبر: 5

ماہ احسان: 1392 ہجری شمسی، بمقابلہ جون 2013ء

جلد نمبر 16

زیرِ گرانی:- پیشہ صدر ججہ امام اللہ جمنی:- محترمہ امامت احمد صاحب۔ سیکرٹری اشاعت:- محترمہ اکثر امتہ الرقب ناصرہ صاحب۔ معاونہ:- درشیں احمد صاحب۔

حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔

(مسلم کتاب البر و الصلة باب استحباب العفو والتواضع از حدیقة الصالحین صفحہ نمبر ۵۸۷ حدیث نمبر ۸۰۳)

القرآن الحکیم

وَأَغْنَصْمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَ لَا تَفْرُقُوا وَ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءَ فَالْفَلَّ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَاصْبَحَتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ۔ (آل عمران: ۱۰۳)

اور اللہ کی رسمی کو سب مضمونی سے پکڑا اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے ذمہن تھے تو اس نے تھہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم جہائی بھائی ہو گئے۔

(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جلسہ سالانہ کا پس منظر اور غرض و غایت

”اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تاہر ایک مخلص کو بالموابیدینی فائدہ اٹھانے کا موقع طے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات ایڈٹ اسٹکام پذیر ہوں گے۔ ماسوا اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تداریج پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں...“ (اشتہارے دسمبر ۱۸۹۲ء۔ جو عماد اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۲۱-۳۲۳)

”اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخت کی طرف بلکہ جمک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواعیت میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور ان کے انتشار اور تواضع اور استیازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں...“ (شهادت القرآن، روحانی خزانہ جلد ۶ صفحہ ۳۹۲)

”تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تادنیا کی محبت خٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے۔ اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے محبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خداۓ تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے۔ سواسبات کے لئے ہمیشہ فکر کر کھانا چاہئے اور دعا کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق حاصل نہ ہو۔ کبھی بھی ضرور ملنا چاہئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ کر کھانا ایسی بیعت سراسر ہے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہو گی۔ اور چونکہ ہر یک کے لئے بہا عرض ضعف فطرت یا کی مقدرت یا بعد مسافت یا میر نہیں آسکتا کہ وہ محبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آؤ۔ کیونکہ اکثر لوگوں میں بھی ایسا اشتغال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حر جوں کو اپنے پر روا کھسپیں۔ لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرست و عدم موافع تقویٰ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔“ (آسمانی فصلہ۔ روحانی خزانہ جلد ۶ صفحہ ۳۵۱)

”سب کو متوجہ ہو کر سنتا چاہئے پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے اس میں سستی، غفلت اور عدم توجہ بہت بڑے نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اس کو نہیں سنتے۔ ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور موثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں پس یاد رکھو کر جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا ہو خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رسائی وجود کی محبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔“ (اکٹمہ امارت ۱۹۰۲ء)

بہت یاد آتا ہے ربوہ میں جلسہ سالانہ کا دہ روحانی ماحول۔ ربوہ اور پاکستان کے احمدیوں کے لئے عجیب روح پرور ماحول کے دن ہوتے تھے۔ جب ربوہ میں ہر طرف جلے کے خیال رکھنا کہ مہماں کو کسی قسم کی تکلیف کا احساس نہ ہو۔ اسی طرح شام کا کھانا کروں میں جا جا کر پیش کرنا بہت لطف دیتا تھا۔

ربوہ میں جلسہ سالانہ کی چند یادگاریاں

ڈیوٹی کے دوران کا واقعہ ہے جسے گاہ میں خاص احاطہ میں بیٹھنے کے لئے کارڈ دیکھ کر اندر جانے دیتے تھے۔ حضرت چھوٹی آپ اصلاح ہرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ آگئیں تو ڈیوٹی والی لڑکیوں نے آپ کو روک دیا جس سے آپ بہت خوش ہوئیں اور کہنے لگیں اصل ڈیوٹی بھی ہے۔ ایک واقعہ ضرور بتانا چاہوں گی پیر ونی گیٹ پر یعنی نظم و ضبط کی ڈیوٹی کے دوران وہاں پر عورتوں کی پولیس بھی اپنی ڈیوٹی کے لئے آئیں اور پھر دوسرے دن کہنے گی ہماری تو یہاں کوئی ضرورت نہیں آپ کا نظام اتنا چاہے ہمیں تو کچھ کرنا ہی نہیں پڑتا۔

ربوہ کی سجاوٹ: اُس زمانہ میں ربوہ ایک غریب ہلبہ کی طرح سجا کرتا تھا۔ بازار بخت تھے۔ عارضی بازار بخت تھے تاکہ لاکھوں کی تعداد میں آئے والے مہماں کی ضروریات زندگی اُن کی پسند کے مطابق مہیا کی جائیں۔ پیش ٹیوٹی پر بھی کافی زیادہ لڑکیوں کی ڈیوٹیاں ہوا کرتی تھیں۔ جلسہ کے لئے مہماں کی آما ایک یا دو دن پہلے سے شروع ہو جایا کرتی تھی۔ اور ماشاء اللہ بسیں بھر بھرا تیں تھیں۔ ڈیوٹی والی لڑکیاں مہماں کا سامان بڑے پیار اور احترام کے ساتھ اٹھا کر کے کروں میں پہنچاتی تھیں اور سہولت میسر کرتیں۔ پھر مہماں کے کروں میں جا کر ناشتہ دینا اور

صدر صاحبہ لجنہ امام اللہ مرکزیہ کا
دعاوہ جرمی! اسی سال پیشل صدر و عاملہ کی طرف سے
حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ امام اللہ مرکزیہ کو دورہ
جرمی کی دعوت بھجوائی گئی۔ چنانچہ 18 رجب 1987ء کو

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ امام اللہ مرکزیہ نے (دوسری قسط)

بسم اللہ الرحمن الرحيم

تاریخ لجنہ امام اللہ جرمی

نا ظمیر پورٹنگ:- لبی ٹاپ

تمن لاکھ جرمی مارک سے تجاوز کر گیا۔ اس کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اسی سال مجلس خدام الاحمد یہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ہی لجنہ نے اپنا اجتماع منعقد کیا اور بعد ازاں اجتماع کے اخراجات 90,000 جرمی مارک ادا کیے۔ چونکہ اُس زمانہ میں لجنہ کا بجٹ محدود ہوا کرتا تھا لہذا اس وقت کی پیشل عاملہ لجنہ امام اللہ نے ایک سال چھوڑ کر

پیشل اجتماع کروانے کا فیصلہ کیا۔ تاہم زوٹ اور بچنل سٹھ پر اجتماعات کروائے جاتے رہے۔ جبکہ مجلس سٹھ پر اردو زبان میں بڑھتی ہوئی تعداد اور اخراجات کے پیش نظر چندہ مہربی اجتماع میں اضافہ کی جو ہے۔ جس کی منظوری حضور

سے حاصل کی گئی۔

علاوہ ازیں جرمی بھر میں پیشل شعبہ تربیت کے تحت بچنل سٹھ پر یوم امہات و بیانات کا انعقاد، حلقة مجلس سٹھ پر اردو زبان سکھانے کے لئے کلاسز، جرمی زبان سیکھنے کے لئے نصاب اور احتجاسات جرمی زبان میں کروانے کی ہدایت، تبلیغ نشیں، جرمی مینگز، ریفاریٹ کورس، دورہ جات، تفریگی پروگرام، مینا بازار کا انعقاد، سپورٹس پروگرام کروائے گئے۔ تعلیمی نصاب کو کتابی شکل میں مرتب کرنے، رسالہ سہ ماہی خدیجہ کا دوبارہ اجراء کیا۔ اسی زمانہ میں بوسنیا، البانیہ میں جنگ کے دوران کثیر تعداد میں مہاجرین جرمی آئے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الرائعؑ کے ارشاد پر موآخات قائم کرتے ہوئے ہم برگ، باڈن و رٹم برگ اور بڑا بن کے رنجھر میں پاکستانی خاندانوں کے پردمہاجرین کئے گئے۔ اس کام میں لجنہ مبرات نے بھی اپنی خدمات پیش کیں۔ اور اس غرض کے لئے البا نین زبان بھی سیکھی۔ اور ان کے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی ذمہ داری خوش اسلوبی سے ادا کی۔

اس دوران ہی سو مساجد کی تحریک میں لجنہ امام اللہ جرمی کی طرف سے برلن میں مسجد کی تعمیر کی اجازت حضرت خلیفۃ المسیح الرائعؑ سے حاصل کی گئی۔ اور یہ اجازت موصول ہوئے پرحلہ رجوبی میں ادا کی۔

6 جولائی 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرائعؑ نے جلسہ سالانہ کینیڈا کے دوران جلسہ گاہ مستورات میں خطاب فرمایا۔ اسی دن لجنہ امام اللہ جرمی کا سالانہ اجتماع کا انعقاد تھا اور یہ حضور خلیفۃ المسیح الرائعؑ کی خاص شفقت تھی کہ اس موقع پر لجنہ جرمی سے بھی خطاب فرمایا جو بذریعہ ثیلی فون برہ راست لجنہ کی اجتماع گاہ میں سُنا گیا۔ پھر اسی سال اگست 1991ء میں حضور نے جلسہ سالانہ جرمی کے موقع پر پیش نفس شرکت کر کے جلسہ کے درمیان میں دوسرے دن موئخہ 31 راگست کو جلسہ گاہ مستورات میں خطاب فرمایا۔

1992ء میں جماعت جرمی کا 17 واں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اس موقع پر 12 ربیعہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرائعؑ نے روح پرور خطاب فرمایا: اس جلسہ میں جلسہ گاہ مستورات میں مگر ان اعلیٰ کے فرانس مکرمہ زینت حمید صاحب نے سر انجام دیے۔ موصوفہ نے 65 ناظمات و نائبات پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی اور 29 شعبہ جات کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس جلسہ میں لجنہ مبرات، ناصرات و پچان کی کل حاضری 7119 رہی۔

1996ء میں معاون صدر شعبہ سعی و بصری کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور نیڈ رائیش پانچ میں موجود استوڈیو میں لجنہ کے پروگرامز کی روکارڈ مک کی جاتی رہی۔ اس غرض کے لئے لجنہ مبرات کوڑینگ بھی دی جاتی رہی۔

اگست 1998ء میں جماعت جرمی کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جلسہ گاہ مستورات سے خطاب فرمایا۔

مئی 1999ء کا دن لجنہ جرمی کی تاریخ میں ناقابل فرماویں دن تھا جب ہمارے محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرائعؑ لجنہ و ناصرات کے پیشل اجتماع منعقدہ 23 مئی بمقام اپیل ہائی ہائیٹ برگ میں رونق افروز ہوئے۔ اور مبرات و ناصرات سے پرمعرف خطاب فرمایا۔ جو لجنہ جرمی کے سہ ماہی خدیجہ کے سیدنا طاہرؒ نمبر کی زینت بن چکا ہے۔ اس دن لجنہ و ناصرات کا خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ اجتماع ہال میں لجنہ و ناصرات کی آٹھ ہزار 400 کی حاضری تھی اور نظم و ضبط کا بہترین مظاہرہ تھا۔

1999ء میں لجنہ امام اللہ کی مجلس شوریٰ کا پہلی بار الگ سے انعقاد ہوا۔ اور اس مجلس شوریٰ میں لجنہ جرمی کی طرف سے گیٹس ہاؤس کی تعمیر کی تجویز پیش کی گئی۔ جس سے بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الرائعؑ کی خدمت اقدس میں بغرض منظوری بھجوایا گیا۔ اسی سال پیشل صدر لجنہ کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیحؑ سے منظوری کے بعد مکرمہ مسراختر ڈرائی صاحبہ کو یہ مدد سونپی گی۔

☆ 1999ء تا 2001ء مکرمہ مسراختر ڈرائی صاحبہ کو بطور پیشل صدر لجنہ امام اللہ جرمی دو سال خدمت کی توفیق ملی۔ ان دو سالوں میں لجنہ کی تجدید 5500 ہو گئی۔ 9 لوکل امارات 16 ربیعہ 1990ء میں ہائی قائم اور 240 حلقة رجوبی میں تھیں۔

انہوں نے اپنے دور صدارت میں لجنہ مبرات کو قرآن کریم کا لفظی ترجمہ سیکھنے اور پڑھنے کی ترغیب دلائی۔ مختلف ریجسٹریشن میں ریفاریٹ کورس کا انعقاد کیا اور شعبہ صنعت و حرفت کے کام میں لجنہ میں جوش جذبہ پیدا کرنے کے لئے مقابلہ جات کا آغاز کیا۔ ہر ربیعہ میں اور مرکز میں شعبہ کار یکارڈ رکھنے کے لئے فال بندی حوالہ جات کے ساتھ کام شروع کیا گیا۔ (یقینہ تاریخ لجنہ امام اللہ لگلے شمارے میں)

اسی دن ناصر باغ میں ناصرات کے تربیت کیپ میں شرکت فرمائی اور بچوں سے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ یہ خطاب تاریخ 17 جون 1990ء میں شائع ہو چکا ہے۔

اس دوران ہی حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ امام اللہ مرکزیہ نے فریکفرٹ، میونخ، نیورن برگ، برلن، ہم برگ اور کلوون کی برانچر کے دورہ جات کئے۔ 1988ء میں برانچر کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا اور یہ تعداد بڑھ کر 61 ہو گئی۔ لجنہ مبرات کی تعداد 1,005 تھی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؑ کے ساتھ پیشل عاملہ کی میٹنگ
اور لجنہ جرمی کے قیام کے 13 رساں بعد ایسا بابرکت موقع آیا کہ پہلی بار موئخہ 29 مارچ 1988ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؑ نے ازراہ شفقت نور مسجد فریکفرٹ میں پیشل مجلس عاملہ لجنہ امام اللہ کے ساتھ میٹنگ کر کے زریں ہدایات سے نواز۔ اور تربیت کے معاملہ میں عاملہ میرزا کی راہنمائی فرمائی۔

☆ جون 1988ء تک جرمی بھر کے 61 چھوٹے اور بڑے شہروں میں لجنہ کی نیادرگی جا چکی تھی۔ موصیات کی تعداد 110 ہو گئی اور خریداران مصباح کی تعداد بڑھ کر 207 ہو گئی۔ اسی سال لجنہ کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ضروریات کے پیش نظر مرکزی منظوری سے فرڈ گراناڈا ایکنڈیشن گاڑی خریدی گئی۔ اس سے برانچر کے دورہ جات کرنے میں بہت سہولت ہو گئی۔

علاوہ ازیں جرمی مبرات کے لئے لائچیل، تعلیم و تربیت کے تحت ششماہی نصاب، جو ہلی کا پروگرام، سالانہ کھیلوں کے انعقاد، لجنہ کی لاہری کی قیام، لوکل پیشل اجتماعات، جلسہ سالانہ، جو ہلی کا جلسہ، برانچر کے دورہ جات، تربیتی کلاسز، تبلیغ لائچیل، داعیات الی اللہ کے گروپ ریفاریٹ کورس، حضرت خلیفۃ المسیح کے پانچ نکاتی پروگرام برائے تربیت پر عمل درآمد کے لئے کاوشیں قابل قدر ہیں۔

1989ء کے تاریخی سال میں جب عالمگیر جماعت احمدیہ بھر پور جوش جذبہ سے جشن تشكیر صدر سالہ جو ہلی مباری تھی۔ اس تاریخی ساز موقع پر لجنہ جرمی نے متفرق پروگرام ترتیب دئے۔

23 مارچ کو لجنہ جرمی کی پیشتر مبرات نے شکرانے کے طور پر روزہ رکھا۔ نماز تہجد کی ادائیگی کی۔ جس میں حضورؑ کی صحت و درازی عمر کے لئے، اسیران راہ مولیٰ کی رہائی، داعیان الی اللہ اور پاکستان کے احمدیوں کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ مختلف برانچر میں 98 برانچر میں مٹھائی تقسم کی۔ غیر احمدیوں اور غیر مسلم لوگوں کو گھروں میں دعو کر کے احمدیت کا تعارف کروایا گیا اور صدر سالہ جو ہلی کی اہمیت کیوضاحت کی گئی۔ لجنہ و ناصرات نے اس روز جلسے اور سپورٹ منعقد کیے۔ نتائج بھجوانے والی برانچر کو جماعت کی طرف سے 1989ء کے جلسہ پر ٹرافیاں دی گئیں۔

الغرض کے لئے لجنہ مبرات نے بھی جماعت کی جو ہلی تقریبات بھر پور جوش جذبہ سے منائیں۔ اسی سال یعنی 1989ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرائعؑ نے ملکی سٹھ پر زیارتی تظییموں کے صدران کو مرکزیت دینے کا اعلان فرمایا تو تنظیمی لحاظ سے پیشل صدر لجنہ امام اللہ و عاملہ مبرات کو ملکی سٹھ پر مرکزی حیثیت حاصل ہوئی تو مذہد اداریاں مزید بڑھ گئیں۔

☆ 8 ستمبر 1990ء کو ناصر باغ گروں گیرا ہیں لجنہ امام اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرائعؑ نے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ جو ملت واحدہ کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

اس دور میں بھی لجنہ مبرات نے مالی قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے اور چندہ میرزا، اجتماع کے علاوہ تحریک جدید، وقف جدید، وعدہ جات سو مساجد، وعدہ جات لجنہ ہال ربوہ، یورپین مرکز، جو ہلی فنڈ، سیدنا بلاں فنڈ، سویڈش ترجمہ قرآن، مگر پاک تحریک پاکستان میں دل کھول کر ادائیگیاں کیں۔

اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ 1984ء میں ہم برگ کی 16 مبرات نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لیک کہتے ہوئے ایک کلو 6 گرام سونا پیش کیا۔ جس کی مالیت اس وقت کے لحاظ سے 35231 جرمی مارک بنی۔

رسالہ خدیجہ کا اجراء، تاریخ لجنہ امام اللہ جرمی 1973ء میں ہائی قائم کرنا کی سعادت بھی مکرمہ کو شر شاہین ملک صاحب کو حاصل ہوئی۔

☆ 1991ء سے 1999ء تک مکرمہ و مترمہ زینت حمید صاحب پر مسلسل 9 رسالہ بطور پیشل صدر لجنہ امام اللہ جرمی خدمت بجالانے کی توفیق میں موصوفہ کے دور صدارت میں لجنہ مبرات کی گل تجدید 4700 ناصرات 2 ہزار گیا۔ جس کی تقدیر 7 ربیعہ 21 سیزی اور 170 حلقات مجلس کا قیام عمل میں لایا گیا۔ 1999ء تک لجنہ کا سالانہ بجٹ تقریباً

لڑکیوں، عورتوں کی خلافت سے محبت کے اور معافی کے خطوط آتے رہے۔

ایک بہن نے لکھا کہ اُس کی غیر احمدی افغان واقع تھی۔

اُس نے کہا میں نے سنتا ہے کہ تمہارے خلیفہ تم سے ناراض

ہیں اور پھر ساتھ ہی اُس کو یہ بھی کہا کہ تم لوگ بڑی بُری

عورتیں ہو۔ کہتی ہیں کہ میں ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ کیا جواب دوں؟ کہ خود ہی وہ غیر احمدی کہنے لگیں کہ شکر کرو کہ

تمہاری غلطیوں کی شاندی کرنے والا کوئی ہے، صحیح کرنے والا کوئی ہے، جو غلط کام پر سمجھا سکے۔ ہم تو برا یوں میں چھپتے

جار ہے ہیں اور ہمیں پوچھنے والا کوئی نہیں ہے تو بہر حال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس پابندی نے پورے جرمی کی بجائے،

ناصرات، بچیوں میں ایک بے چینی کی لہر دوزادی تھی اور اس وجہ سے انہوں نے دعا میں بھی کیس اور اپنے اندر

تبدیلیاں بھی پیدا کیں۔ کچھ عرصہ ہوا اسی وجہ سے میرے پاس ان کی روپرٹیں آ رہی تھیں۔ میں نے امیر صاحب اور

صدر بحث کو کہہ دیا تھا کہ خاموشی سے جلسے کی تیاری کرتے رہیں لیکن لگتا ہے کہ ابھی تک بات پہنچنی نہیں کیونکہ جلسے کی

تیاری تو ہو رہی ہے وہاں۔ تو بہر حال یہ بھی اچھی بات ہے کہ واقعی خاموشی سے کام ہو رہا ہے کہ دوسروں کو پہنچنی لگا۔

اخلاص ووفا کا نمونہ جو جرمی کی بچیوں نے دکھایا ہے وہ تو ہیان نہیں ہو سکتا۔ بہر حال یہ تسلی رکھیں کہ انشاء

اللہ تعالیٰ وہاں بحث کا جلسہ ہو گا انشاء اللہ۔ مزید فرمایا! لیکن اس واقعہ نے جرمی کی بجھ کی قدر خاص طور پر میرے دل

میں کئی گناہ بڑھا دی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص ووفا کو بڑھاتا رہے اور ہر دم ترقی کرتی رہیں۔

(از خطبہ جمعہ 11 اپریل 2008ء مقام مسجد بیت الفتوح لندن۔ روزنامہ افضل 3 جون 2008ء)

یہ سنیدیہ، امرت بھرے بول، زندگی بخش پیغام، ہمارے لیے کسی تیقینی خزانے سے کم نہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

خدا کرے کہ ہم حقیقی رنگ میں پیارے آقا کے لیے گڑھ اعین ہوں۔ اور ہم اور ہماری آنکھیں قیامت تک اس

نعت خداوندی کی قدر کرتے ہوئے سچی اور کامل وفا کے ساتھ خلافت سے وابستہ رہیں۔ آمین

اے قاصدِ فلک تیرے در پڑے ہونوں سے تیرے پھول گریں اور ہم پتیں

آیا ہے تیرے ساتھ دی موم وفا جس میں اطاعتوں کے شجر بُرگ و باردیں

لیکیٹ یا امامنا لیکیٹ مرشدی

(لمنی ٹاقب)

مرا نالہ اُس کے قدموں کے غبار تک تو پہنچے

کبھی إذن ہو تو عاشق ڈریار تک تو پہنچے

یہ ذرا سی اُک نگارش ہے ، نگار تک تو پہنچے

دل بے قرار قابو سے نکل چکا ہے۔ یا رب

یہ نگاہ رکھ کہ پاگل سردار تک تو پہنچے

جو گلاب کے کثوروں میں شراب نابھر دے

وہ نسیم آہ ، پھولوں کے گھکھار تک تو پہنچے

کچھ عجب نہیں کہ کاثنوں کو بھی پھول پھل عطا ہوں

یری چاہ کی حلاوت رگ خار تک تو پہنچے

یہ محبوں کا لشکر جو کرے گا فتح نخیر

ڈرایر تیرے بُغض و نفرت کے چھار تک تو پہنچے

جسے تیری ہی قسم ہے کہ دوبارہ جی انھوں کا

تر افخیز روح میرے دل زار تک تو پہنچے

جو نہیں خمار اُن میں غرائب مہ فلکتہ

ترے پاک صاف بگلوں کی قطار تک تو پہنچے

تری بے حساب بخشش کی گلی گلی ندا دوں

یہ نوید تیرے چاکر گھنگار تک تو پہنچے

یہ شحر خواں رسیدہ ہے مجھے عزیز یا رب

یہ اک اور وصل تازہ کی بھار تک تو پہنچے

جنہیں اپنی جبل جان میں نہ بلا سراغ تیرا

وہ خود اپنی ہی آنا کے بُت نار تک تو پہنچے

بسم الله الرحمن الرحيم

حضرت خلیفۃ الرحمٰن الرحمٰنی بَنْصَرَهُ الرَّحِیْمِ کے

لجنہ اماء اللہ جرمی پر احسانات

قرآن کریم کی سورۃ النور کی آیت اسکھاف میں اللہ تعالیٰ نے

اعمال صالح بجالانے والے مومنین سے خلافت کا وعدہ فرمایا

ہے۔ اور یہ وہ با برکت آسمانی نظام ہے جو اللہ تعالیٰ مومنین

کی جماعت کو ان کی روحانی بقا اور ترقی کے لئے عطا فرماتا

ہے۔ یہی جبل اللہ ہماری ترقی کی خانست ہے اسی سے دین کو

تمکنت نصیب ہوتی ہے اور مومنوں کا خوف امن میں بدل دیا جاتا ہے۔ اور وہ اللہ کے حقیقی عبد بن کر نظام خلافت کو

استحکام بخشنہ ہے۔

ہر فرد واحد کا مرکزی نقطہ خلیفۃ الرَّحِیْمِ کی ذات با برکت ہے۔ فدائیان اسلام کی جماعت اسی ایک ہاتھ پر اٹھتی اور

بیٹھتی ہے اور ان کی ہر خدمت اسلام کے لئے اسی ایک آواز پر سمعنا و اطعنا کے سوا کچھ نہیں ہوتی۔

جماعت احمدیہ میں آج اس با برکت نظام خلافت کے قیام پر سوال گواہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لمحہ ہر آن

امام آخر الزماں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پانچوں جانشین حضرت مرسا مسرور احمد خلیفۃ الرَّحِیْمِ

الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی بجھہ اماء اللہ جرمی کے ساتھ وفا اور پیار کا ایک خاص تعلق ہے۔ ہماری نالا لکھوں،

ناس پسیوں، لغزشوں اور خطاؤں کے باوجود پیارے آقا کی نظر شفقت ہمیشہ ہم پر ہی اور قدم قدم پر ہماری اصلاح اور

راہنمائی فرمائی۔ آپ کے قیمتی فرمان، نصائح اور پیار بھرے بول ہم عاجز بندیوں کے لیے سرمایہ حیات ہیں۔ ان کی چند

جملکیاں ملاحظہ ہوں۔

مقصود زندگی تیرے محبوب کی رضا

گھلتے ہیں اب تیرے فرمان کر بیا

خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضلوں سے 2003ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خلافت کا تاج پہنچایا تو آپ

نے ازراہ شفقت اپنی خلافت کے ابتدائی عرصہ میں سرزیں جرمی کی قدم بوسی فرمائی۔ اور جلسہ سالانہ جرمی میں بش

نسیں شرکت کی۔ اور جلسہ کے ذمہ دے دن جلسہ گاہ مستورات میں رونق افروز ہوئے۔ الحمد للہ

اور یہ وہ با برکت اعزاز تھا جو برطانیہ کے بعد یورپ کی بیانات میں سے جرمی کی بجھ کو حاصل ہوا۔ اس جلسے میں ہم نے

شرف دیدار کے علاوہ برادر است اپنے پیارے آقا کی صحبت سے فیضاب ہونے کی سعادت پائی۔ اس موقع پر حضور

انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے روزِ مزید زندگی کے ذریں اصول اور نصائح سے بھرپور خطاب فرمایا۔ اور احمدی

عورت کو اس کے مقام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

”اسلام جو پابندیاں عورتوں پر لگاتا ہے یا بعض احکام کا پابند کرتا ہے وہ ایک تو آپ کی عزت، احترام، اور ٹکریم پیدا

کرتا ہے۔ دوسرے معاشرے کو پاک اور جنت نظیر بنا دیا جاتا ہے۔ فسادوں کو مٹانا چاہتا ہے۔ آپ جائزہ لے لیں

جہاں بھی مردوں اور عورتوں کی چاہے وہ عزیز رشتہ دار ہیں، ہوں، بے حیا جاں پیں وہاں سوائے فساد کے اور کچھ نہیں۔

اور اگر مغرب اس کو عورت کی آزادی کے سلب کرنے کا نام دیتا ہے تو دیتا ہے۔ آپ یک زبان ہو کر کہیں کہ اگر یہ بے

حیائی ہی تھا ری آزادی ہے تو اس آزادی پر ہزار عنعت ہے۔ ہم تو صالحات میں سے ہیں اور صالحات ہی رہنا چاہتی

ہیں۔ تم نے بھی اگر اپنی عزتوں کی حفاظت کرنی ہے، اپنا احترام معاشرے میں قائم کرنا ہے تو آؤ اور اس حسین تعلیم کو

اپناو۔ خدا کرے کہ یہ نہاد آزادی کی چکا چوند چاہے وہ مغرب میں ہو یا مشرق میں کبھی آپ کو متاثر کرنے والی نہ ہو

اور جماعت میں صالحات اور عابدات پیدا ہوئی چلی جائیں۔ اے اللہ تو ہمیشہ ہماری مدد فرم۔ آمین

(23 اگست 2003ء بر موقع جلسہ سالانہ جرمی جلسہ گاہ مستورات میں بجھہ امام اللہ سے خطاب۔ افضل انٹرنشنل 18 نومبر 2005ء)

اور پھر 2007 کا سال جس میں پیارے آقا نے ہماری ایک کمزوری کی بناء پر جس کا تعلق ہماری نظم و ضبط میں کسی سے

تھا، ہم سے ناراضی کا اٹھا رہا فرمایا۔ یہ دور ہمارے لیے کسی بڑی آزمائش کے نہیں تھا۔ ہمارے دل ترپر ہے تھے اور

گرگڑاتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور اپنی کوتا ہیوں پر سجدہ ریز تھے۔ اور اٹھا رہندا مت کے طور پر اپنے آقا سے معافی

کی عاجزانہ گذارش بھی کی۔ لیکن... یہاں تک کہ مبرکے پیانے لگنے لہریز ہونے لگے۔ جشن صدر سال خلافت جو بلی کا جلسہ سالانہ... اور ہماری محرومی... تو بہ استغفار کی طرف بھی توجہ ہوئی۔ لیکن کسی پل بھی چین اور قرار نہ تھا۔

لیکن دوسرا جانب ان سے ہٹ کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش نظر حکم اور حکم اور حکم ہماری اصلاح تھی۔ جیسا کہ آپ

نے فرمایا: ”جیسا کہ میں نے کہا کہ وہ تو ایک اصلاحی قدم تھا۔ بجھے جرمی کا نیشنل اجتماع بھی اس لینہیں کیا گیا کہ پہلے

چھوٹے پیانے پر اجتماعات کر کے جسے کی اہمیت سے لوگوں کو آگاہ کریں، عورتوں کو آگاہ کریں اور اس کا بڑا بثت نتیجہ

لکا ہے۔ ایک انقلابی تبدیلی اکثریت میں پیدا ہوئی ہے وہاں۔ مجھے جو خطوط آئے اُن میں بھی تو بہ استغفار کی طرف

خاص توجہ تھی اور اخلاص ووفا کا اٹھا رہا ایسا تھا کہ آج اس مادی دور میں صرف حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں

ہی نظر آستتا ہے کہ دُنیاوی چیزوں کے لینے نہیں بلکہ دین کی خاطر اس طرح درد سے کوشش ہو رہی ہے۔ بچوں،